9449 ـ زکاۃ اور صدقہ کے مابین فرق

سوال

صدقہ اور زکاۃ میں کیا فرق ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

لغوی تعریف:

زکاۃ کی لغوی تعریف:

النماء والريع، و البركة، والتطهير.

نمو، اور بڑھنا اور زیادہ ہونا، برکت، اور پاکیزگی ہے.

دیکھیں: لسان العرب (14 / 358) فتح القدير (2 / 399).

صدقہ کی لغوی تعریف:

صدقہ صدق اور سچائی سے ماخوذ ہے، کیونکہ یہ صدقہ کرنے والے کے ایمان کی سچائی اور صدق کی دلیل ہے.

دیکھیں: فتح القدير (2 / 399).

شرعی تعریف:

زکاۃ کی شرعی تعریف:

اللہ تعالی کی جانب سے واجب اور فرض کردہ زکاۃ شریعت کے حساب کے مطابق مستحقین کو ادا کر کے اللہ تعالی کی عبادت کا نام زکاۃ ہے.

صدقہ کی شرعی تعریف:

اللہ کے راستے میں وہ مال خرچ کرکے اللہ کی عبادت کرنا جسے شریعت نے واجب نہیں کیا، اور بعض اوقات واجب کردہ زکاۃ پر بھی صدقے کا اطلاق ہوتا ہے.

ذیل میں صدقہ اور زکاۃ کے مابین فرق پیش کیا جاتا ہے:

1 ۔ دین اسلام نے معین اشیاء میں زکاۃ فرض کی ہے اور وہ اشیاء یہ ہیں: سونا، چاندی، غلہ اور کھیتی، پھل، تجارتی سامان، چوپائے یعنی اونٹ، گائے بکری.

اور صدقہ کسی معین چیز میں واجب نہیں، بلکہ اسی میں ہے جس میں انسان بغیر کسی تحدید کے صدقہ کرلے.

2 ۔ زکاۃ کے لیے کچھ شروط ہیں، مثلا سال کا پورا ہونا، اور نصاب مکمل ہو، اور زکاۃ کے لیے مال میں مقدار محدد اور متعین ہے.

لیکن صدقہ میں کوئی شرط نہیں، لہذا صدقہ کسی بھی وقت اور کسی بھی مقدار میں کیا جاسکتا ہے.

3 ۔ زکاۃ میں اللہ تعالی نے واجب اور فرض کیا ہے کہ یہ معین کردہ اصناف اور قسم میں ہی صرف کی جائے، لہذا ان کے علاوہ کسی اور جگہ پر زکاۃ صرف کرنی جائز نہیں.

اور ان اصناف اور مصارف زکاۃ کا ذکر مندرجہ ذیل فرمان باری میں ذکر کیا گیا ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

زکاۃ تو صرف فقراء، مساکین، اور اس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالی کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ تعالی علم والا اور حکمت والا ہے التوبۃ (60).

لیکن صدقہ آیت میں مذکور اقسام اور ان کے علاوہ دوسروں کو بھی دینا جائز ہے.

4 ۔ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ زکاۃ ہو تو اس کے ورثاء کو چاہیے کہ وہ اس کا مال تقسیم کرنے سے قبل زکاۃ ادا کریں، اور زکاۃ وصیت اور ورثاء پر مقدم کی جائے گی.

لیکن صدقہ میں ایسی کوئی چیز واجب نہیں ہے.

5 ۔ زکاۃ نہ دینے والے کو عذاب ہو گا، اس کی دلیل مسلم شریف کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو مالدار اورخزانے والا شخص مال کی زکاۃ ادا نہیں کرے گا اس کے لیے وہ مال جہنم میں گرم کر کے اس کی پلیٹیں بنا کر اس سے اس کے پہلو اور پیشانی کو داغا جائے گا، حتی کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کے مابین اس دن فیصلہ کرے گا جس دن کی مقدار پچاس ہزار برس ہے، پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا یا تو جنت کی طرف یا پھر جہنم کی طرف، اور جو اونٹوں والا بھی ان کی زکاۃ ادا نہیں کرتا، اس کے لیے بالکل صاف اور برابر وسیع زمین بچھائی جائے گی جس پر وہ اونٹ جب بھی چلیں گے اس مالك کو اپنے پاؤں اور ٹانگوں سے اسے روندیں گے، جب آخری اونٹ گزر جائےگا تو پہلا پھر واپس پلٹا دیا جائے گا، حتی کہ اللہ تعالی اس دن جو پچاس ہزار سال کا ہے اپنے بندوں کے مابین فیصلہ کردے، پھر وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا یا تو جنت کی طرف یا پھر جہنم کی طرف.

اور جو بکریوں والا بھی ان کی زکاۃ ادا نہ کرتا ہو تو اس کے لیے وسیع اور صاف اور برابر زمین بچھائی جائے گی تو وہ بکریاں اسے اپنے پاؤں اور کھروں کے ساتھ اسے روندیں گی اور اپنے سینگوں کے ساتھ ٹکریں ماریں گی ان میں نہ تو کوئی بکری مڑے ہوئے سینگوں والی ہو گی اور نہ ہی بغیر سینگوں کے، جب بھی اس میں سے آخری بکری گزر جائے گی تو پہلی کو واپس لایا جائے گا، حتی کہ اللہ تعالی اس دن جو پچاس ہزار برس کا ہے جسے تم شمار کرتے ہو میں اپنے بندوں کے مابین فیصلہ کر دے، پھر وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا یا تو جنت کی طرف یا تو جہنم کی طرف....
"

لیکن صدقہ نہ کرنے والے کو عذاب نہیں دیا جائے گا.

6 ۔ مذاہب اربعہ کے نزدیك زکاۃ نہ تو اصل اور نہ ہی فرع یعنی ماں، باپ، اور دادے نانے، اوردادیاں نانیاں، اور فروع جو کہ اولاد اور پوتے پوتیوں کو دینی جائز نہیں ہے.

لیکن صدقہ اصل اور فرع یعنی والد اور بیٹے وغیرہ کو دینا جائز ہے.

7 ۔ مالدار اور کمائی کرنے والے قوی شخص کو زکاۃ دینی جائز نہیں.

عبید اللہ بن عدی بیان کرتے ہیں کہ مجھے دو آدمیوں نے بتایا کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم كے پاس آئے تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم صدقہ تقسيم كر رہے تھے، تو انہوں نے بھى طلب كيا، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نظر اٹھائى اور نيچى كرلى، اور ہميں ديكھا كہ ہم طاقتور اور قوى ہيں تو فرمانے لگے:

" اگر تم چاہو تو ميں تمہيں دے ديتا ہوں، اور اس صدقہ ميں نہ تو مالدار اور غنى كے ليے حق ہے اور نہ ہى كمائى كى طاقت ركھنے والے قوى شخص كا "

سنن ابو داود حديث نمبر (1633) سنن نسائى حديث نمبر (2598) اس حديث كو امام احمد رحمہ اللہ وغيرہ نے صحيح قرار ديا ہے.

ديكھيں: تلخيص الحبير (3 / 108).

ليكن صدقہ غنى اور كمائى كى طاقت ركھنے والے قوى شخص كو بھى دينا جائز ہے.

8 ـ زكاۃ ميں افضل يہ ہے كہ اسى علاقے اور شہر و ملك كے غنى اور مالدار لوگوں سے حاصل كر كے وہاں كے فقراء ميں ہى تقسيم كى جائے، بلكہ اكثر اہل علم تو يہ كہتے ہيں كہ كسى مصلحت اور ضرورت كے بغير كسى دوسرے علاقے ميں زكاۃ منتقل كرنى جائز نہيں ہے.

ليكن صدقہ قريب اور بعيد دونوں كو ديا جا سكتا ہے.

9 ـ كفار اور مشركين كو زكاۃ دينى جائز نہيں ہے.

ليكن صدقہ كفار اور مشركين كو دينا جائز ہے.

جيسا كہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور وہ اللہ تعالى كى محبت ميں مسكين اور يتيم اور قيدي كو كھانا كھلاتے ہيں الانسان (8).

قرطبى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اور دار الاسلام ميں مشرك كے علاوہ كوئى اور قيدى نہيں ہو سكتا.

10 ـ مسلمان شخص كے ليے بيوى كو زكاۃ دينى جائز نہيں ہے، ابن منذر رحمہ اللہ تعالى نے اس پر اجماع نقل كيا

ہے.

لیکن صدقہ بیوی کو دیا جا سکتا ہے.

زکاۃ اور صدقہ کے مابین کچھ فرق یہ ہیں جو ہم نے مندرجہ بالا سطور میں ذکر کیے ہیں.

اور نیکی وبھلائی کے سب کام کا صدقہ پر اطلاق ہوتا ہے، امام بخاری رحمہ اللہ تعالی صحیح بخاری میں باب کا عنوان رکھا ہے:

ہر معروف اور نیکی صدقہ ہے. اور پھر اپنی سند کے ساتھ مندرجہ ذیل حدیث روایت کی ہے:

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہر معروف اور نیکی صدقہ ہے"

ابن بطال رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی جو خیر و بھلائی کا فعل کرتا ہے یا کوئی بات کرتا ہے اس کے لیے اس کے بدلے میں صدقہ لکھا جاتا ہے.

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: " ہر نیکی و بھلائی صدقہ ہے"

یعنی اجر وثواب میں اس کا حکم صدقے کا ہے.

واللہ اعلم .